بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

سماحۃ الشیخ عبداللہ الزائد
وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی کی آمد

۲۹ نومبر ۱۹۸۱ء اتوار کا دن دارالعلوم حقانیہ کے لئے مسرتوں کا دن تھا۔ کہ اس دن مرکز اسلام مدینہ طیبہ کے ممتاز تعلیمی ادارہ جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے سربراہ اور برگزیدہ شخصیت شیخ عبداللہ بن عبداللہ الزائد حفظہ اللہ نے دارالعلوم حقانیہ کو اپنے قدوم سے نوازا۔ کئی دن سے شیخ الجامعہ کی آمد آمد کا غلغلہ تھا اور تمام اساتذہ وطلبہ چشم براہ تھے، شیخ الجامعہ کی آمد سے قبل حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے ایک خصوصی اجتماع میں طلبہ کو مدینہ طیبہ کے ضیف مکرم کی آمد کا مژدہ سنایا تھا۔ اور یہ کہ علم وعمل ہر لحاظ سے قابل احترام مہمان کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے جائیں۔ معزز مہمان کی آمد کا وقت ایک بجے دوپہر طے تھا۔ مگر زہے نصیب کہ شیخ موصوف پروگرام سے دو ڈھائی گھنٹے قبل دارالعلوم اچانک پہنچ گئے۔ ابھی استقبال کی تیاری جاری تھی اور طلباء اسباق میں مصروف تھے۔ تاہم مہمانوں کی آمد پر طلبہ نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی قیادت میں پُرجوش خیر مقدم کیا۔ کچھ دیر دفتر اہتمام میں آرام فرما کر استراحت کے لئے احقر کے غریب خانہ تشریف لے گئے۔ گھنٹہ ڈیڑھ آرام فرمایا اور دوپہر کا کھانا تناول فرمانے کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی معیت میں جامع مسجد دارالعلوم تشریف لائے۔ مسجد مشتاقینِ دید سے بھری ہوئی تھی۔ شیخ مکرم کے اقتداء میں نمازِ ظہر ادا ہوئی، نمازِ ظہر کے بعد معزز مہمان نے جلسہ گاہِ ترحیبی میں جانے سے قبل دارالعلوم کا معائنہ کرنا تھا۔ مسجد سے سیدھے دارالعلوم کے ابتدائی شعبہ تعلیم القرآن مڈل سکول جانا ہوا۔ اسی دوران طلبہ دارالعلوم اساتذہ اور علماء دو رویہ قطاروں میں کھڑے ترحیبی نعروں سے مہمانِ مدینہ کا گرمجوشی سے خیر مقدم کرتے رہے۔ سیدا سیدا مرحبا مرحبا۔ عاش الجامعۃ الاسلامیہ والجامعۃ الحقانیہ، عاش المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، عاش الصلات العلم والدین بیننا وبینکم۔ کے نعروں سے دارالعلوم کے در و دیوار گونج رہے تھے۔

شعبۂ تعلیم القرآن میں تقریباً سات سو زیر تعلیم بچوں نے اساتذہ و ہیڈماسٹر کے ساتھ اپنے مخصوص انداز میں گارڈ آف آنر پیش کیا، عربی اردو ترانے پڑھے اور عربی سپاسنامہ کے بعد عربی میں طلبہ نے مکالمات سنائے شیخ موصوف معصوم بچوں کے نظم وضبط اور دینی معلومات سے بے حد متاثر دکھائی دے رہے تھے۔

واپسی میں آپ نے خشوع وخضوع کے ساتھ دعا فرمائی اور شکریہ ادا کیا یہاں سے آپ استقبالیہ قطاروں کے گھیرے میں کتب خانہ دارالعلوم دیکھنے گئے اور کتب خانہ کا کچھ دیر معائنہ کیا یہاں سے دفتر الحق میں فروکش ہوئے۔ جہاں احقر نے الحق اور مؤتمر المصنفین کی مطبوعات کا تعارف کرایا، الحق کے کچھ مجلدات اور مطبوعات مؤتمر کے مکمل سیٹ شیخ موصوف اور ان کے رفقاء کو پیش کئے گئے۔ نماز ظہر سے قبل آپ نے دارالعلوم کے دارالحفظ والتجوید کی جدید پرشکوہ عمارت اور زیرِ تعمیر ہاسٹل کا بھی معائنہ کیا اور بار بار۔ واللہ انہا جہود عظیمۃ۔ جیسے کلمات سے خوشنودی ظاہر فرمائی۔

دارالتدریس کی درسگاہوں کو سرسری دیکھنے کے بعد استقبالیہ تقریب میں جلوہ افروز ہوئے دارالحدیث سے باہر دارالعلوم کے صحن میں پنڈال بنایا گیا تھا اور سٹیج پر چند حضرات کی نشست کا انتظام تھا۔ شیخ نے سٹیج پر قدم رکھا تو ایک بار پھر دارالعلوم کے در و دیوار اللہ اکبر اور استقبالیہ نعروں سے گونج اٹھے، دارالعلوم کا صحن طلبہ علماء کے مجمع سے بھرا ہوا تھا، تقریب کا آغاز دارالعلوم کے ایک جیّد قاری کے تلاوت کلام پاک سے ہوا اس کے بعد احقر نے دارالعلوم کے اساتذہ طلبہ اور شیخ الحدیث مدظلہٗ کی طرف سے عربی میں مبسوط سپاسنامہ پیش کیا، جس میں جامعہ اسلامیہ اور مملکت عربیہ سعودیہ کے اسلام اور علوم اسلام کے لئے لازوال مساعی جمیلہ پر شکریہ ادا کیا تھا۔ اس کے بعد برصغیر میں انگریزی سامراج کی آمد دینی علوم کی نشر و اشاعت کا نظام درہم برہم ہوجانے اور اہل اخلاص علماء کے مدارس طلبہ کا انتظام کرنے کا ذکر تھا۔ نیز یہ کہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے تعلیمی مرکز دارالعلوم دیوبند کا سلسلہ سند وتلمذ کن اساتذہ ورجال سے چلا ہے۔ اس ضمن میں شاہ ولی اللہؒ اور ان کے تلامذہ واخلاف سے لیکر حضرت نانوتویؒ اور اس کے بعد مشاہیر علم وفضل کی قومی دینی وعلمی خدمات پر روشنی ڈالی گئی تھی۔

سپاسنامہ میں علمِ حدیث کی ترویج واشاعت کے لئے ان حضرات اور ان کے مدارس کے جہودِ مبارکہ کا بھی ذکر تھا کہ اس سے قبل ہندوستان کی تعلیمی وتدریسی پرواز صرف فقہی کتابوں تک تھی، ان اکابر ہی سے حقیقت میں برصغیر کا گوشہ گوشہ حدیث رسول کی اشاعت اور سنت نبوی کے فروغ سے منور ہوا۔ اس کے بعد دارالعلوم حقانیہ کی تاسیس سے لیکر اب تک اس کی ہمہ گیر سرگرمیوں، خدمات، شعبوں کے تعارف تلامذہ اور فضلاء کے فروغ دین کے لئے مساعی کا تفصیلی ذکر تھا۔ اور یہ کہ دارالعلوم حقانیہ کو آپ کے مادی تعاون کی نہیں بلکہ علمی وتعلیمی میدانوں میں اشتراک، اسناد کے معادلہ اور اسکی علمی حیثیت کے اعتراف کی توقع ہے۔

سپاسنامہ کے جواب میں شیخ عبداللہ الزائد نے نہایت پُر درد عالمانہ خطاب فرمایا جس میں دارالعلوم کی تائید و تحسین، اہل علم کے باہمی اتحاد، دعوت وتبلیغ اور جہاد افغانستان کے لئے استعداد جیسے اہم مسائل پر روشنی پڑتی تھی۔ شیخ مکرم کے اس گھنٹہ بھر خطاب کا متن اور ترجمہ شریک الحق ہوگا۔ تقریب کے اختتام میں معزز مہمان دارالعلوم

حقانیہ کی علمی خدمات کے اعتراف کے طور پر جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کی طرف سے پچاس ہزار روپیہ امداد کا
علان فرمایا اور عربی اساتذہ کی بھی پیشکش فرمائی۔ شیخ مکرم کے وقیع خطاب کے بعد ان کے رفیق سفر جو (د
المدارس کی نمائندگی بھی فرما رہے تھے۔) جناب ڈاکٹر استاد عبدالرزاق سکندر جامعۃ العلوم نیو ٹاؤن نے نق
اردو میں ترجمانی کی۔ اختتام میں احقر نے شیخ موصوف کا اس گرانقدر امداد پر شکریہ ادا کیا، تقریب کے بعد
کے طلبہ کے لئے ایک ہاسٹل کا سنگ بنیاد رکھوانے کا پروگرام تھا۔ دارالحدیث کے دائیں جانب بالائی حص
پر ایک دارالاقامۃ شاہ اسماعیل شہید کے نام پر منسوب مکمل ہو چکا ہے۔ بائیں جانب سید احمد شہید قدس
کے نام پر دارالاقامۃ کی تعمیر زیر تجویز ہے۔ کچھ عرصہ قبل عالم اسلام کی ممتاز شخصیت مولانا سید ابوالحسن علی
مدظلہٗ نے اس عمارت کی پہلی اینٹ اپنے ہاتھوں سے رکھی تھی مگر تعمیر کا کام تاحال شروع نہیں ہو سکا۔ آج
معزز مہمان شیخ الزائد نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اسی اینٹ کے ساتھ دوسری اینٹ رکھی اور اس
عرب و عجم کے اس قران السعدین کی شکل میں یہ مبارک بنیاد رکھی گئی۔ شیخ الزائد نے جس امداد کا اعلان فرمایا و
اسی عمارت کی مد میں خرچ کی جائے گی۔ تقریب تاسیس کے بعد معزز مہمان جامع مسجد دارالعلوم گئے، اور نما
کی امامت فرمائی۔

عصر کے بعد معزز مہمان کو طلبہ نے بادیدہ پُرنم الوداع کہا۔ اور آپ پشاور تشریف لے گئے۔ شی
کے ساتھ اس دورہ میں ان کے معزز رفقاء القاری المقرئ عبدالقوی استاذ جامعہ اسلامیہ مدینہ محترم د
مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب فیصل آباد محترم و مکرم جناب میاں فضل حق صاحب امیر جماعت اہلحدیہ
پاکستان اور ہمارے محترم فاضل دوست مولانا عبدالرزاق سکندر کراچی بھی شریک تھے۔ الحمدللہ کہ وسائ
کمی ہر طرح بے ربطی و سادگی کے باوجود معزز مہمان نے خوشگوار اثرات لئے جس کا بعد میں اطلاعات۔
پتہ چلا کہ وہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے محترم شیخ الحدیث سے سب سے بڑھ کر اس دورہ میں متاثر ہوئے
مدظلہٗ سے تو ان کی وابستگی اور مناسبت کا یہ حال ہوا کہ یہاں دورانِ قیام وہ بار بار حضرت کو والدی الکریم
پکارتے رہے اور بار بار پیشانی کو چومنے کی سعی کرتے رہے۔ ہماری دعا ہے کہ برگزیدہ مہمان کا یہ دورہ د
و دینی اداروں کے مابین گہرے علمی اور ثقافتی روابط کا ذریعہ بنے اور مرکز اسلام سے دارالعلوم حقانیہ کو قو
قومی نسبتوں کا حامل ثابت ہو۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

سمیع الحق